بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى

النُّور

جولائی ۱۹۸۶ء

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا ترجمان

امیر و مبلغ انچارج: شیخ مبارک احمد

ادارہ تحریر: قریشی مقبول احمد

مفتی احمد صادق

خطبہ جمعہ

دین کی امداد اور نصرت کیلئے سب سے اہم ہتھیار عبادت ہے

اگر تم عبادت میں اپنی طاقتوں کو انتہا تک پہنچا دو تو دنیا کی کوئی طاقت تم پر غالب نہیں آسکے گی

خلاصہ خطبہ جمعہ (خلاصہ) فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بتاریخ 23 مئی 1986ء بمقام مسجد فضل لندن مرتبہ مکرم اخلاق احمد صاحب انجم مبلغ سلسلہ

مخالفین انبیاء کا گھمنڈ اور جہاد کی حقیقت

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۃ مومن کی آیات نمبر 22 و 23 کی تلاوت فرمائی۔ جو مع ترجمہ درج ذیل ہیں:

اَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ
كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي
الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۖ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ
مِنْ وَاقٍ ۞ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ
فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۞

ترجمہ: کیا یہ لوگ زمین میں نہیں پھرے تا دیکھتے کہ اُن سے پہلے لوگوں کا انجام کیا ہوا تھا؟ وہ لوگ اُن سے طاقت اور پیچھے چھوڑے ہوئے نشانوں کے لحاظ سے بڑے تھے۔ سو اللہ نے اُن کو اُن کے گناہوں کی وجہ سے تباہ کر دیا اور کوئی بھی اللہ کی گرفت سے اُن کو بچانے والا پیدا نہ ہوا۔

یہ (بے بسی) اس وجہ سے تھی کہ اُن کے پاس اُن کے رسول نشانات لیکر آتے رہے اور انھوں نے (ہمیشہ) انکار سے کام لیا پس اللہ نے بھی اُن کو ہلاک کر دیا۔ وہ بڑا قوی ہے (اور) اس کا عذاب سخت ہے۔

پھر فرمایا کہ ان آیات کے مضمون قرآن کریم یہ بیان فرماتا ہے کہ آغاز ہی سے انبیاء کی مخالفت کرنے والوں کا گھمنڈ اپنی طاقت پر رہا ہے اور ان کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل ان کی طاقت ہوا کرتی ہے اور وہ ہمیشہ کمزوروں پر ہاتھ ڈالتے ہیں لیکن انکے خلاف جہاد کی آواز بلند کرتے ہیں۔ مزید فرمایا کہ یہ مضمون سچے اور جھوٹے کے درمیان تمیز کرنے والا ہے۔ جہاں بھی آپ کو طاقت کے گھمنڈ پر جہاد کا تصور ملے گا وہ تصور جھوٹا ہوگا کیونکہ سارے قرآن کریم میں ایک جگہ بھی ایسا واقعہ بیان نہیں ہوا کہ

The Ahmadiyya Gazette and Annoor are published under the supervision of Maulana Sheikh Mubarak Ahmad Ameer & Missionary incharge, U.S.A., for the Ahmadiyya Movement in Islam, Inc., 2141 Leroy Place, N.W., Washington D.C., 20008. Phone. (202) 232-3737

Printed at the Fazl-i-Umar Press, and distributed from Athens, Ohio 45701

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
P. O. BOX 338
ATHENS, OHIO 45701

Non Profit Org.
U.S. POSTAGE
PAID
ATHENS OHIO
PERMIT #143

انبیاء کے دشمن کمزور ہونیکے باوجود انبیاء کو جھوٹا سمجھ کر ان کے خلاف علمِ جہاد بلند کرتے ہیں اور یہ گروہ ناتواں اور ضعیف ہونیکے باوجود جس چیز کو سچا سمجھتے ہیں اُس کے حق میں آواز بلند کرتے ہیں بلکہ بلا استثناء جہاں بھی انبیاء کی مخالفت کا ذکر ملتا ہے وہاں مخالفت کرنے والوں کی قوت اور طاقت اموال اور عددی کثرت کا بھی ذکر ملتا ہے اور جہاد کے مومنوں کے ساتھ کسی طاقت کا ذکر نہیں ملتا بلکہ کمزوری کا ذکر ملتا ہے۔

فرمایا۔ پاکستان میں جو حالات پیدا ہو رہے ہیں اُسکی وجہ بھی یہی ہے کہ مخالفین جماعتِ احمدیہ کے بالمقابل اپنی طاقت اور عددی اکثریت پر گھمنڈ کرتے ہیں۔

رسولوں کی کامیابی کا انحصار اللہ تعالیٰ کی طاقت پر ہوتا ہے

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا یہ مخالفین اتنی سی بات بھی نہیں سمجھ سکتے کہ وہ خدا جس نے انہیں پیدا کیا ہے وہ اُن سے قوت میں بہت زیادہ سخت اور قوی ہے اور اُس نے یہ فرض کر لیا ہے کہ كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي کہ لازماً میں خود اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ قوی بھی ہے اور عزیز بھی ہے۔ فرمایا۔ یہاں سوائے اللہ اور رسول کے کسی کا ذکر نہیں اور اسمیں یہ اشارہ ہے کہ مومنوں کی عددی حیثیت اس فیصلہ کن جہاد میں کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ وہ ہزار ہوں، لاکھ ہوں، بے معنی ہے کیونکہ ان کے مقابل پر جو عددی اکثریت اور مالی غلبہ ہے وہ بہت زیادہ ہے۔ وہ جتنے بھی ہوں اگر خدا کی مدد ان کے شاملِ حال نہ ہو تو لازماً شکست اُن کے مقدر میں لکھی جائیگی۔ اسکے برعکس اگر ایک شخص بھی رسول پر ایمان نہ لائے پھر بھی اللہ تعالیٰ لازماً اُسے کامیاب اور غالب کرے گا کیونکہ یہ اس کا وعدہ ہے۔ اسکے بعد حضور نے ایک آیت کی تفسیر کی روشنی میں مومن اور دشمن کے جہاد کا فرق بیان فرمایا کہ مومن کے جہاد کی حسین ادا یہ ہے کہ باوجودیکہ اُسکی فتح غالب ہوتی ہے اور اُسکے آثار نظر نہیں آتے پھر بھی وہ اپنے رسولوں کی مدد کرتے ہیں نیز دنیادار کے جہاد میں دکھاوا ہوتا ہے اور مومن چھپ کر جہاد کرتا ہے اور وہ اُس وقت بھی رسول کی مدد کرتے ہیں جب کوئی دیکھ نہیں رہا ہوتا۔ وہ سراً بھی مدد کرتا ہے اور علانیۃً بھی مدد کرتا ہے۔

مومنوں کی سب سے اہم مدد عبادت ہے

اس ضمن میں حضور نے بتایا کہ سب سے اہم مدد عبادت ہے۔ خدا اور اُس کے دین کی امداد اور نصرت کیلئے اس سے بہتر کوئی اور ذریعہ اور ہتھیار نہیں ہے اور حقیقت میں یہ عبادت کرنے والے ہی ہیں جو خدا کی محبت پاتے ہیں اور جنکی خاطر دنیا میں عظیم الشان کام دکھلائے جاتے ہیں۔

اسکے بعد حضور انور نے جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ عبادت کے گر سیکھو۔ اسی میں تمہاری طاقت کا راز ہے۔ آنحضرتؐ اور دیگر تمام انبیاءؑ کی عظمت کا راز اُن کے عبد ہونے میں تھا۔

فرمایا۔ آنحضرتؐ کے زمانہ میں جو غلبہ اور طاقت ملی وہ عبادت کی وجہ سے تھی اس ضمن میں حضور نے جنگِ بدر اور جنگِ اُحد میں حضورؐ کی عبادت کا ذکر فرمایا

آخر میں احباب جماعت کو عبادت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جب میں آپ کو عبادت کے میدانوں کی طرف بلاتا ہوں تو ایک حقیقت کی طرف بلاتا ہوں یہ کوئی فرضی مدد نہیں ہے یہی نصرت ہے اسلام کی جو آج آپ کر سکتے ہیں پس آپ عبادت پر قائم ہوں۔ اگر آپ عبادت پر قائم ہو جائیں گے تو دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو آپ کو مغلوب کر سکے، کوئی دنیا کی طاقت نہیں جو آپ پر غالب آ سکے۔

اے میرے پیارے احمدی بھائیو! میری ماؤں! میری بہنو! میری بیٹیو! خدا کے حضور عبادت میں اپنی طاقتوں کو انتہا تک پہنچا دو۔ اپنے سینوں میں وہ گلزار کھلاؤ جس گلزار کو خدا پیار سے دیکھتا ہے اور محبت کی نگاہ ڈالتا ہے۔ تم اگر ایسا کرو تو یقیناً دنیا کی کوئی طاقت تم پر غالب نہیں آ سکیگی۔ ہر وہ ہاتھ جو تمہاری طرف اٹھے گا آسمان اُس کو یہ آواز دے گا "بترس از تیغِ برانِ محمدؐ" کہ اس شاخ کی طرف ہاتھ ڈالتے ہو یہ تو شاخِ ثمر ہے اس پہ تو خدا کی عبادت کے پھول اور پھل لگے ہوئے ہیں۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے جو جلال اور عزت کی تلوار دی ہے، وہ تلوار تمہارے ہاتھ پر چلے گی اور خدا اجازت نہیں دے گا کہ اس پُر بہار شاخوں کو تم کاٹ سکو۔

سیاسی تقاضوں کو ہرگز اپنے دین کی صورت بگاڑنے کی اجازت نہ دیں

آپ کی فتح وہ عزمِ صمیم ہے جو آپ کے دلوں میں جنم لے چکا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بتاریخ ۱۱ اپریل ۱۹۹۶ء مسجد فضل لندن مرتبہ مکرم اخلاق احمد انجم صاحب

دین و دنیا کی فتح و نصرت میں فرق

تشہد، تعوذ و سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۃ النصر کی تلاوت فرمائی جو مع ترجمہ درج ذیل ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝۱ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا ۝۲ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝۳

ترجمہ

(میں) اللہ کا نام لیکر جو بے حد کرم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے (پڑھتا ہوں)

جب اللہ کی مدد اور کامل غلبہ آجائے گا۔

اور تو اس بات کے آثار دیکھ لے گا کہ اللہ کے دین میں لوگ فوج در فوج داخل ہوں گے۔

اس وقت تو اپنے ربّ کی تعریف کے ساتھ (ساتھ) اس کی پاکیزگی بیان کرنے میں بھی مشغول ہو جائیو اور (مسلمانوں کی تربیت میں جو کوتاہیاں ہوئی ہوں اُن پر) اس (خدا) سے پردہ ڈالنے کی دعا کیجیو۔ وہ یقیناً اپنے بندے کی طرف رحمت کے ساتھ لوٹ لوٹ کر آنے والا ہے۔

پھر فرمایا۔ میں نے پہلے بھی کئی مرتبہ جماعت کو اس اہم حقیقت کی طرف متوجہ کیا ہے کہ دین کی اصطلاح میں فتح اور نصر دنیا کی اصطلاح میں فتح و نصرت کہلانے والی چیز سے بالکل مختلف ہے اور ایک کا کردار دوسرے کے کردار سے اتنا فاصلہ رکھتا ہے جیسے بعد المشرقین ہو۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس سورۃ میں فتح و نصر کا جو نقشہ کھینچا ہے اگر اسکی باطنی حقیقتوں میں ڈوب کر غور نہ بھی کریں تو ظاہری شکل و صورت ہی۔ دنیا کی فتح و نصر کی ظاہری شکل و صورت سے مختلف دکھائی دیتی ہے۔ فرمایا۔ دنیا میں تو فتح دوسروں کی زمینوں کو تہہ و بالا کرنا اور فوج در فوج دوسرے ممالک پر قبضہ کر لینا ہے۔ قرآن کریم نے جس فتح کا ذکر فرمایا ہے اس کا رُخ مختلف ہے۔ اسمیں دشمن جوق در جوق اور فوج در فوج تمہاری سرزمین یعنی اسلام کی سرزمین میں داخل ہو گا۔
فرمایا۔ آج میں خصوصیت کے ساتھ ایک لطیف اشارے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس سورۃ میں جبر کی کلیتہً نفی کر دی گئی ہے۔

یدخلون فی دین اللہ افواجاً میں یہ نہیں فرمایا کہ اسلامی فوجیں دندناتی ہوئی غیروں کی سرزمین فتح کر رہی ہونگی بلکہ اسلام کی طرف غیروں کی طرف سے فوج کشی ہوگی اور دشمن کی فوجیں جوق در جوق اسلام کی سرزمین میں داخل ہونگی۔ اسلام کی طرف سے جبراً اُن کو گھسیٹ کر لانے کا کوئی تصور ہی اسمیں نظر نہیں آتا۔ لا اکراہ فی الدین میں جس آزادیٔ ضمیر و آزادیٔ مذہب کا اعلان کیا گیا تھا۔ اسکی عملی تصویر نہایت ہی حسین رنگ میں اس سورۃ میں کھینچ دی ہے۔

سیاسی فتوحات اور اسلامی جہاد میں ما بہ الامتیاز

فرمایا۔ جماعت کو دینی فتح کو دنیا کی فتح کے ساتھ باہم دگر اسطرح ملا نہیں دینا چاہیئے کہ اشتباہ پیدا ہو جائے کہ گویا دین کی فتح اور دنیا کی فتح ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ فرمایا کہ بعض اسلامی مؤرخین نے یہ غلطی کر کے اسلام کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ جب مسلمان بادشاہوں نے دوسرے ممالک کو فتح کیا تو یہ ان کی سیاسی فتوحات تھیں اور سیاسی غلبہ تھا جہاں تیر و تفنگ کے زور سے بعض فوجیں بعض دوسرے ملکوں میں داخل ہو رہی تھیں۔ ان سب جنگوں کو اسلامی جہاد کا نام دینا اور فتوحات کو اسلامی فتوحات قرار دینا درست نہیں ہے۔ اس زمانے کے فاتح اسلام تو دراصل وہ بزرگ اولیاء فقیر اور درویش تھے جو سیاسی حالات سے قطع نظر دن رات خدمت اسلام میں مصروف تھے۔ بابر کو ہندوستان کا فاتح تو قرار دیا جا سکتا ہے لیکن اسلامی فاتح قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اسلامی فاتح تو نظام الدین اولیاء جیسے بزرگ تھے جنہوں نے اپنی ساری زندگی اس عہد کے ایفاء میں بسر کر دی کہ ہم ان جاہلوں کو قرآن کریم کا جاری کردہ نور عطا کریں گے۔ پس جماعت احمدیہ کو کبھی بھی اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ آنحضرت ﷺ کو جب فتوحات کے عقب میں سیاسی فتوحات کی خوشخبریاں بھی دی گئیں تو اسکے نتیجہ میں آپ فکرمند ہو گئے اور فرمایا کہ تم پر زمانے دنیا کے دروازے کھولے جائیں گے اور تم اپنے گھروں کو اسطرح سجاؤ گے جیسے خانہ کعبہ کو سجایا جاتا ہے۔ لیکن سنو! تم جو میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہو تمہاری حالت اُن آنے والوں سے بڑھ کر بہتر ہے۔ پس آپ کے نزدیک فتح دین کی فتح تھی۔ فتح اخلاق کی فتح تھی۔ فتح کردار کی فتح تھی۔ فتح اپنے نفس پر غالب آنے کا نام تھا اور وہ نعمتیں ہی نعمتیں تھیں جو روحانی نعمتیں تھیں اور ان کے مقابل پر بعد میں آنے والی دنیاوی فتح کی نعمتوں کی حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں کوئی بھی قیمت نہیں تھی۔

حقیقی خوشخبری

فرمایا۔ حقیقی نعمت، حقیقی خیر، حقیقی خوشخبری اسی میں ہے کہ دین کو غلبہ ہو جو اجسام پر نہیں ہوتا بلکہ دلوں پر غلبہ ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کی زندگیاں لیکر نہیں ہوتا بلکہ دوسروں کو زندگیاں عطا کر کے ہوتا ہے۔ اسیلئے اسلام کا غلبہ از سر نو روحانی زندگی کا غلبہ ہے۔ اسلام کا غلبہ وہ قیامت ہے جس میں شیطان پر موت آتی ہے لیکن نیکی اور سعید روحیں نئی زندگی پاتی ہیں۔ احمدیت کو ہمیشہ اپنی نظریں اس نکتے کی طرف گاڑی رکھنی چاہیئیں اور ایک لمحہ کیلئے بھی اس سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ ورنہ دنیا کی فتوحات اور دنیا کے انقلاب ان کی توجہات کے رخ بدل دینگے اور ان کو محسوس بھی نہیں ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے ان کو جو نعمتیں عطا فرمائی تھیں انہوں نے کسطرح اپنے ہاتھ سے ضائع کر دیں۔

پاکستان کے موجودہ حالات میں جماعت کو نصیحت

پاکستان کے موجودہ سیاسی حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت کو ان پر فرحت و فخر والا طریق اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر اُچھل کے یہ نہ سمجھیں کہ احمدیت کو فتح عطا ہو گئی۔ اگر آپ ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر راضی ہو گئے تو ہر احمدی کے دل میں جدوجہد کا جو آغاز ہو چکا ہے اور اسکے اعمال میں وہ عزم ڈھل رہا ہے اسمیں کمزوری واقع ہو جائیگی۔ آپ سمجھیں گے یہی فتح تھی کہ ایک حکومت الٹ گئی اور دوسری آگئی۔ فرمایا۔ ہرگز یہ فتح نہیں ہے بلکہ آپ کی فتح وہ عزم صمیم ہے جو آپکے دلوں میں جم لے چکا ہے کہ ہم اسلام کیلئے سب کچھ قربان کر دینگے۔ لیکن کسی قیمت کیلئے بھی اسلام کی شکست کو برداشت نہیں کرینگے۔ فرمایا۔ یہ جو آپ کے اعمال میں تبدیلیاں ہو رہی ہیں اور عبادات کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ یہ بڑی عظیم الشان فتوحات کی داغ بیل ڈالی جا رہی ہے۔ وہ انقلاب برپا ہو رہا ہے، وہ جماعت تیار ہو رہی ہے جس نے بالآخر اسلام کو دنیا میں پھیلا دینا ہے۔ فرمایا۔ ابتلاء کا ایک ایسا دور بھی جماعت پر گزرا ہے جسمیں چونکہ سیاست میں حصہ لے ہی نہیں سکتے تھے۔ اسیلئے وہ لوگ جو پہلے سیاست میں لذتیں حاصل کرتے تھے انہوں نے دین کی طرف توجہ کی اور اپنے وقت دین پر قربان کرنے لگ گئے۔ مجھے یہ خوف دامن گیر ہوا کہ اگر سیاست احمدیوں پر دوبارہ کھول دی گئی اور خدا کی تقدیر ایسا کر سکتی ہے تو پھر دوبارہ کہیں وہی مزہ چکھے اور بگڑے ہوئے مزاج نہ پیدا ہو جائیں اور جو وقت احمدیت کیلئے دیا جاتا تھا کہیں نعوذ باللہ من ذالک پھر سیاست میں صرف ہونا شروع نہ ہو جائے۔ فرمایا۔ حب الوطن من الایمان کی خاطر اگر سیاست کی اصلاح میں حصہ لیا جائے تو یہ ایمان کا بھی ایک پہلو کہلا سکتا ہے لیکن اگر سیاست اسطرح کھینچے جسطرح

میٹھا نکتی کو کھینچتا ہے اور مغلوب کر لے اور دین ایک ثانوی چیز نظر آنے لگے تو پھر یہ ایک بہت ہی نقصان کا سودا ہوگا۔ اسلئے میں جماعت کو ابھی سے متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو بھی تبدیلی ہو اسکی وجہ سے اپنے کردار پر غلط اثر نہ پڑنے دیں۔ جو راہیں آپ نے متعین کر لی ہیں وہ سب سے اچھی راہیں ہیں۔ ان سے بہتر کوئی راہ نہیں ہے۔ بظاہر جن ذلتوں کو آپ پر وارد کیا گیا ہے وہ عزتوں کے نام اور شرف کے مرتبے ہیں۔ انہی میں اپنی عزتیں سمجھیں اور انہی میں شرف کو ڈھونڈیں اور ہرگز دنیاوی عزتوں کو کوئی اہمیت نہ دیں۔ پھر سیاست کے ساتھ ضمنی تعلقات جو ایمانی تقاضوں کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں ان کو سرانجام دینا تو دین کے خلاف نہیں ہے۔ حب الوطنی کی خاطر کچھ نہ کچھ حصہ رسدی ہر احمدی کو اپنے اپنے وطن میں دینا ہوگا اور جو وقت کی قربانیاں ہیں وہ بھی کرنی ہونگی لیکن دین کو بہرحال فضیلت حاصل ہے۔ سیاسی تقاضوں کو ہرگز اپنے دین کی صورت بگاڑنے کی اجازت نہ دیں۔

حضرت مسیح موعودؑ سے نصرت و غلبہ کا وعدہ

حضور نے حضرت مسیح موعودؑ کے ایک الہام انا الفتاح افتح لک ترى نصراً عجيباً ويخرون على المساجد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسمیں جس نصرت اور غلبہ کا وعدہ حضرت مسیح موعودؑ کو دیا گیا تھا وہ آپ کو حاصل ہو رہی ہے۔ جسکو خدا فتح کہہ رہا ہے اور نصراً عجیباً قرار دے رہا ہے اس پر اگر راضی نہ ہوں اور ادنیٰ فتوحات کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھیں اور شادیانے بجائیں کہ الحمد للہ یہ فتح حاصل ہوگئی تو بڑی ہی ناقدری کرنے والے ہونگے فرمایا۔ کیسا پیارا نقشہ کھینچا ہے ترى نصراً عجيباً ويخرون على المساجد کہ ایسی عجیب نصرت دیکھو گے تم اسوقت خدا کے بندے لوندے منہ سجدہ گاہوں پر گر پڑیں گے

فتح کے ایک عظیم الشان معنے

فرمایا۔ آنحضرتؐ نے لفظ فتح کو ایک عظیم الشان رنگ میں بیان فرمایا ہے۔ من فتح له منكم باب الدعاء فتحت له ابواب الرحمة۔ کہ تم میں سے جس پر دعا کا دروازہ کھول دیا گیا اسکیلئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ پس فتح کا اس سے بہتر تصور نہیں باندھا جا سکتا۔ پس اے احمدیو! تمہیں مبارک ہو کہ ● اس دورِ ابتلاء نے تم پر دعا کے دروازے کھول دیئے۔ وہ گھر جو دعاؤں سے ناآشنا ہو چکے تھے وہ گھر بھی دعاؤں کی آماجگاہ بن گئے۔ ● وہ دل جو دعاؤں سے غافل تھے۔ ان کی گہرائیوں سے بلکتی ہوئی درد میں ڈوبی ہوئی دعائیں اٹھتی ہیں۔ ● وہ آنکھیں جو آنسوؤں سے ناآشنا تھیں، اس دورِ ابتلاء نے ان آنکھوں کو آنسو بخشے ہیں۔

دعاؤں کے دروازے جس قوم پر کھول دیئے گئے ہوں، آنحضورؐ فرماتے ہیں، کہ تم پر خدا کی رحمتوں کے دروازے کھولے جا چکے ہیں۔ پس وہ قوم جس پر خدا کی رحمتوں کے دروازے کھول دیئے گئے ہوں۔ اگر وہ دنیا کی ادنیٰ فتوحات سے متاثر ہو کر انکے سامنے جھکنے لگیں اور انکے رعب کو قبول کرنے لگیں تو بڑے ہی بدقسمت لوگ ہونگے۔ اسلئے خدا کی رحمتوں کی قدر کریں، خدا کے فضلوں کی قدر کریں اور ان کو اپنے سینے سے لگائے رکھیں۔

یہ عہد کریں

کہ اگر خدا ان حالات کو بدل بھی دے گا تو یہ دولتیں جو آج ہمیں نصیب ہوئی ہیں ان کو ہم اپنے سینے سے چمٹائے رکھیں گے۔ ان صحابہ کی طرح جنہوں نے اسلام کے علَم کی حفاظت کی خاطر اپنے بازو کٹوائے اپنی گردنیں کٹوائیں اور جب بازو نہ رہے تو دانتوں میں ان علَموں کو تھام لیا اور گرنے نہیں دیا جب تک ان کی گردنیں نہ کٹیں اور سر نہ لڑھک گئے۔ اسطرح اے خدا ہم تیری ان رحمتوں اور فضلوں کی حفاظت کریں گے جو اپنی راہ میں پگھلنے والے دلوں کی صورت میں تو نے ہمیں عطا کی ہیں اور وہ باب رحمت جو تو نے ہم پر کھولے ہیں اے خدا وہ دن ہم پر کبھی نہ لانا کہ ہم اپنے ہاتھوں سے ان بابوں کو بند کرنیوالے ہوں۔ ان دروازوں کو اور کھول دے اور ہر سمت سے وسیع کر دے اور ہر رسم میں تیری رحمت اور فضل کی ہوائیں ہم پر چلنے لگیں اور تیری برکتوں کی بارشیں ہم پر نازل ہوں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

نماز جمعہ پڑھانے کے بعد حضور نے درج ذیل کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی:

(۱) مکرم پروفیسر خلیل احمد صاحب ناصر امریکہ۔ (۲) مکرمہ شگفتہ رانی صاحبہ ابوظہبی۔ (۳) مکرم محمد منیر ہاشمی صاحب برادر اکبر مکرم مختار احمد ہاشمی صاحب ربوہ (۴) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد عظیم باجوہ صاحب ربوہ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضور تمام احباب جماعت کو محبت بھرا سلام کہتے ہیں اور ان کی دینی و دنیوی ترقی کیلئے دعاگو ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شبانہ روز مصروفیات میں روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں متعدد زبانوں میں موصول ہونیوالے خطوط ملاحظہ فرمانا اور انکے جوابات اپنے دستخطوں سے بھجوانا ہے۔ اسی طرح متعدد تاریں، رپورٹیں اور تراشے وغیرہ بھی حضور کی خدمت میں موصول ہوتے ہیں۔ انہیں بھی حضور ملاحظہ فرما کر ضروری کارروائی فرماتے ہیں۔ مختلف ممالک سے آنیوالے ملاقات کے خواہشمند احباب کو حضور روزانہ ملاقات کا وقت دیتے ہیں اور ان کی دعاؤں اور مشوروں کے ساتھ رہنمائی فرماتے ہیں۔ جو ان کیلئے نہایت مسرت و اطمینان کا موجب ہوتی ہے۔ مختلف ممالک کے امراء اور مبلغین اور بعض دیگر افراد سے ٹیلیفون پر بھی حضور رابطہ فرما کر اہم جماعتی معاملات سرانجام دیتے ہیں۔ لندن مشن میں قائم 13 شعبوں کی حضور باقاعدہ نگرانی اور رہنمائی فرماتے ہیں جسکے نتیجہ میں دنیا بھر میں پھیلا ہوا اشاعت اسلام کا کام خدا کے فضل سے ہر آن ترقی کے مدارج طے کر رہا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور پانچوں وقت مسجد فضل لندن میں تشریف لا کر نمازیں پڑھاتے ہیں گزشتہ خطبہ جمعہ میں حضور نے نہایت مؤثر طور پر جماعت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت پر زور دینے کی طرف توجہ دلائی۔

درس القرآن

جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا جا چکا ہے رمضان المبارک میں ہر ہفتہ اور اتوار کو مسجد فضل لندن میں درس القرآن ارشاد فرماتے ہیں۔ امسال حضور نے سورۃ الفاتحہ کی آیت صراط الذين انعمت عليهم سے درس کا آغاز فرمایا تھا۔ اسی تسلسل میں ۱۲ مئی بروز ہفتہ حضور نے نبوت کی عظیم الشان نعمت کی بے بہا برکات پر مفصل روشنی ڈالی اور بتایا کہ انبیاءؑ نیکی، راستبازی اور تقویٰ و طہارت کا اعلیٰ ترین ماڈل ہوتے ہیں اور پھر وہ اپنی قوتِ قدسیہ سے مزید ماڈل پیدا کرتے ہیں جو نسلاً بعد نسلٍ ماڈل پیدا کرتے رہتے ہیں جو بنی نوع انسان کیلئے روشنی کا کام دیتے ہیں لیکن وقت کے گذرنے کے ساتھ ساتھ ان کے معیار میں کمی آتی جاتی ہے حتیٰ کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ ماڈل کہلانے کے مستحق نہیں رہتے۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میری صدی بہترین ہے، دوسری صدی میری صدی سے کمتر ہوگی اور

بقیہ صفحہ 7 پر

وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا

خلیفۃ المسیح الرابع
امام جماعت احمدیہ

20-5 $\frac{1365}{1986}$

جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسہ سالانہ منعقدہ 27، 28، 29 جون 1986ء کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

میرے عزیز بھائیو، بہنو اور بچو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ سُن کر خوشی ہوئی کہ جماعت احمدیہ امریکہ مورخہ 27، 28 اور 29 جون احسان کو جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو جماعت کی علمی، عملی، اخلاقی اور روحانی ترقی کا موجب بنائے اور اسکی برکتوں سے ہر فردِ جماعت وافر حصّہ پائے۔

آپ ایک ایسے ملک میں ہیں جو مالی طاقت کے لحاظ سے اتنی بلندی تک پہنچ چکا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا فضل نہ بچائے تو یہ مال و دولت فرعونیت پیدا کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ کا معاشرہ اخلاقی اور روحانی لحاظ سے تحت الثریٰ سے باتیں کر رہا ہے۔ اس پہلو سے یہ معاشرہ نہ صرف بذاتِ خود اتنا گر چکا ہے بلکہ اخلاقی اور روحانی لحاظ سے ساری دنیا میں معاشروں اور تہذیبوں کو تباہ کرنے کا سرچشمہ بن چکا ہے۔

روس اور امریکہ کے حالات پر جب نظر پڑتی ہے تو سورۃ الفجر کا مضمون نظر کے سامنے آجاتا ہے اور اَلَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ۔ فَاَکْثَرُوْا فِیْھَا الْفَسَادَ ۔ کا نقشہ نظر آنے لگتا ہے۔

اس پہلو سے جماعت احمدیہ امریکہ پر غیر معمولی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اگر وہاں جماعتِ احمدیہ تیزی سے ترقی کرے تو اللہ کے فضل اور رحم کے ساتھ ایک عظیم الشان طاقت کے سرچشمہ سے استفادہ کر سکتی ہے اور اس کے زہر آلود اور ہلاک کرنے والے پانی کو آبِ حیات میں تبدیل کر سکتی ہے۔ امریکہ میں جس قدر تیزی سے پھیلنے کے امکانات ہیں اور بعض طبقات میں جتنی طلب اور پیاس پیدا ہو چکی ہے اس کے پیشِ نظر اگر حکمت اور تدبر اور دعا کے ساتھ کام کیا جائے تو بہت تیزی کے ساتھ جماعت کی ترقی کے امکانات روشن ہو جاتے ہیں۔ اسلئے اوّل پیغام تو میرا یہی ہے کہ اس طرف غیر معمولی توجہ کی جائے۔

دوسرے منتشر گھرانوں کی تربیت کی فکر کی جائے ——— جو لوگ

جماعت کی نظر سے ہٹ کر الگ رہتے ہیں اور اتنے وسیع ملک میں ایسا ہونا عین ممکن ہے بلکہ اکثر و بیشتر ایسا ہی ہوتا ہوگا کہ ان گھرانوں کی تربیت کسی طرح سے بہت بری طرح متاثر ہوئی ہوگی ۔

احمدی کی آنکھ خصوصاً دوسرے احمدی کے لئے نگران کا کام کر رہی ہوتی ہے ۔ اسی لئے قرآن کریم نے ساری امت کو ہی شہید قرار دیا ہے ۔ جب یہ نگران نظر موجود نہ رہے تو ایسے لوگ جو غیب سے ڈرنے کے عادی نہیں ہوتے اور جن کا خدا صرف غیب کا خدا ہوتا ہے اور شہادت کا خدا نہیں ہوتا وہ لوگ اس نگران کے فقدان کی وجہ سے دنیا کی کشش میں بھٹکنے اور ہر قسم کی آلائشوں میں ملوث ہونے لگتے ہیں ، یہانتک کہ وہ یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ احمدی ان سے زیادہ میل جول رکھیں ۔ احمدیہ مراکز سے ان کا تعلق ایک سوشل تعلق بن جاتا ہے جو عید ، بقر عید یا کسی خاص غمی خوشی پر اکٹھا ہونے کے لئے استعمال ہوتا ہے ۔

اس سے ایک شدید نقصان یہ پہنچتا ہے کہ با جماعت نماز کی عادت اٹھ جانے کی وجہ سے گھر میں نمازوں کی پابندی کا معیار بہت تیزی سے گرنے لگتا ہے ۔

ایک اور شدید نقصان یہ پہنچتا ہے کہ بچے ، احمدی بچوں کا ماحول نہ ملنے کی وجہ سے خالصۃً دنیاداری کے ماحول میں پرورش پانے لگتے ہیں ۔ اور اپنی اقدار سے انکی نظریں پھر جاتی ہیں اور دین میں کوئی دلچسپی باقی نہیں رہتی اور ایک نگاہِ تغافل پیدا ہو جاتی ہے جو رفتہ رفتہ مکمل اجنبیت پر جا کر ختم ہوتی ہے ۔

ایک اور نقصان یہ ہے کہ عالمگیر جماعت کے ساتھ رابطہ کٹ جانے کی وجہ سے اپنی عظمت کا احساس نہیں رہتا اور ایک غالب معاشرے میں اپنے آپ کو بالکل معمولی اور بے دست و پا دیکھتے ہوئے عزم اور ہمت کوتاہ ہو جاتے ہیں ، یہانتک کہ ایک ہاری ہوئی ذہنیت کا شکار ہو کر اسلامی اقدار کی خاطر جدوجہد ہی چھوڑ دی جاتی ہے ۔ ایسے گھرانوں کے لئے ایک یہ مشکل بھی پیش آتی ہے کہ جماعت کی عالمی اور عظیم الشان قربانی سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ولولہ پیدا نہیں ہوتا اور مزاج میں ایک بے مروتی سی پیدا ہونے لگتی ہے ۔

اس قسم کے خطرات حسب مقدور جماعت کو امریکہ میں درپیش ہیں دنیا میں کسی اور ملک میں نہیں۔ کیونکہ اس پر مستزاد وہاں کی مادی ترقی ہے جو فلک بوس عمارتوں کی طرح انسان پر اپنی ہیبت طاری کر دیتی ہے اور دلوں پر رعب دجال پیدا ہو جاتا ہے جس سے بچنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خصوصیت سے دعا مانگی تھی کہ

نہ آوے ان کے گھر تک رعب دجال

پس ان سب امور پر نظر رکھتے ہوئے ان گھروں کی فکر کرنی چاہئے اور ان کے لئے چارہ جوئی کرنی چاہئے۔ اگر یہ جماعت کی شہادت کی آنکھ سے کٹے رہے تو دنیا کی ہلاکتوں سے کئی قسم کے خطرات انہیں پیش رہیں گے اور ان کی اولادوں پر خصوصیت سے سخت مہلک اثر پڑے گا۔ دیگر امور کے علاوہ ان سب باتوں کا علاج تبلیغ پر زور دینا ہے اور گھروں میں نماز باجماعت پر غیر معمولی توجہ دینا ہے۔

پس میں امید کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ امریکہ ان ہر دو پہلوؤں پر خصوصی جدوجہد کرے گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ان کوششوں میں غیر معمولی برکت ڈالے اور اور اس کے فرشتے احمدی گھروں کے محافظ اور نگران بن جائیں۔ اور احمدی گھروں پر اس آیت کے مضمون کا بتمامہ خیر و برکت کے ساتھ اطلاق ہو۔

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ (الرعد: 12)

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔

والسلام

خاکسار

[signature]

"ساری سعادتیں علم صحیح کی تحصیل میں ہیں۔"

--- (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۷)

صفحہ ۴ سے آگے

تیسری صدی دوسری صدی سے کمتر ہوگی اور اسکے بعد جھوٹ اور فساد پھیل جائیگا ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نبوت کی نعمت کے ذریعہ ہی پھر دین کا احیاء کرتا ہے۔ انبیاءؑ کی دوسری برکت ان کا "حکم" ہونا ہے۔ تیسری برکت ان کا "عدل" ہونا ہے چوتھی برکت یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لاتے ہیں۔ پانچویں برکت یہ ہوتی ہے کہ وہ دنیا میں وحدت اور اتحاد پیدا کرتے ہیں

آخر میں حضور نے قرآنی الفاظ انہ لعلم الساعۃ کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ الساعۃ کا لفظ یا آنحضرتؐ کیلئے استعمال ہوا ہے یا آنیوالے مسیح کیلئے اور الساعۃ سے مراد عظیم الشان روحانی انقلاب ہے اور ان الفاظ میں بتایا گیا ہے کہ وہ عظیم الشان روحانی انقلاب جسکی بنیاد حضرت محمد مصطفیٰؐ نے رکھی تھی اسکی تکمیل مسیح موعود و امام مہدی کے ذریعہ ہوگی۔

۲۵ مئی بروز اتوار کے درس میں حضور نے فرمایا کہ نبوت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت ہے جسکی برکات کو دیکھ کر ایسی رغبت پیدا ہوتی ہے کہ انسان خواہش کرتا ہے کہ کاش میں بھی کسی نبی کا چہرہ دیکھنے کی سعادت پاتا اور ان برکات کو دیکھ کر۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ جب بھی کوئی نبی آیا ہوگا لوگوں نے ان کا بھرپور استقبال کیا ہوگا لیکن عجیب بات ہے کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ اس کے برعکس ہوتا رہا اور دنیا پرست انسانوں نے کبھی بھی انبیاءؑ کی قدر و قیمت کا اندازہ نہ کیا۔ اسکے بعد حضور نے ان اعتراضات کے نہایت دلچسپ جوابات دیئے جو ختم نبوت کے نام پر غیر احمدی علماء کی طرف سے اٹھائے جاتے ہیں جن میں یہ شامل ہیں: (۱) آنحضرتؐ کے بعد آنیوالا نبی آپ کی نبوت میں شریک ہو جائیگا جس سے آنحضرتؐ کی ہتک ہوتی ہے (۲) جیسے کوئی شخص اپنے حقیقی باپ کے علاوہ کسی دوسرے کو باپ بنانا گوارا نہیں کرتا اسی طرح آنحضرتؐ کے بعد کسی نبی کو گوارا نہیں کیا جا سکتا (۳) چونکہ اب انسان ارتقائی منازل طے کر کے بلوغت کی عمر کو پہنچ گیا ہے اسلئے اسے اب کسی مزید نبی کی ضرورت نہیں رہی (۴) آنحضرتؐ کی ختم نبوت کے ذریعہ مسلمانوں کو مزید کسی نبی پر ایمان لانے یا نہ لانے کے امتحان سے ہمیشہ کیلئے نجات مل گئی ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ انبیاءؑ کے پیغام کو رد کرنے کیلئے مخالفین کتب سماویہ کی آڑ لیکر یہی رکاوٹیں کھڑی کیا کرتے ہیں جو کہ بالکل بے بنیاد ہوتی ہیں جیسے آج کل کے ملا کر رہے ہیں۔ اس کے بعد حضور نے سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۸ کے حوالے سے بتایا کہ حضرت نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ و عیسیٰؑ کے ساتھ ساتھ آنحضرتؐ سے بھی نبیوں والا عہد (میثاق النبیین) لیا گیا تھا جسکی تشریح سورۃ آل عمران آیت نمبر ۸۲ میں کی گئی ہے کہ انبیاءؑ کے ذریعہ ان کے ماننے والوں سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ آئندہ جب بھی کوئی ایسا رسول آئے جو اس کلام کو پورا کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم اس پر ضرور ایمان لانا اور اسکی مدد کرنا۔ فرمایا کہ اگر آنحضرتؐ کے بعد کوئی رسول نہیں آنا تھا تو پھر یہ عہد آنحضرتؐ سے کیوں لیا گیا۔ حضور نے جماعت کو خاص طور پر اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ اس آیت کریمہ کا مضمون نہایت پرزور ہے اسلئے اسکو تبلیغ کیلئے خاص طور پر استعمال کرنا چاہیئے۔



Sh. Mubarak Ahmad, Missionary Incharge, USA, at a breakfast meeting with Ahmadi students from the U.K., U.S. and Africa, studying at Rabwah, Pakistan.

when they were raising the slogans of "Ahmadiat Zindabad" and further that the petitioners were wearing the badges of Kalima Tayyaba on their chests.

While discussing the arguments, advanced by the counsel for the petitioners and State Counsel, the learned Judge observed that undoubtedly the offence under Section 298-C Pakistan Penal Code, is not covered by prohibitary clause, but quoting the decision of Lahore High Court, the learned court held that the bail, even in bailable offences, can be refused on the basis of the principle that disturbance to public peace is much more serious than murder, meaning thereby that an act committed by an accused, which tends to cause mischief and thereby outrages the religious feelings of the Muslim community, must be taken serious view of well in time, as to avoid its repetition by so many others.

The learned Judge termed the act of Qadianis as outraging the religious feelings of Muslim community.

The court finally held that the act for which the Qadianis have been reported against and the manner in which they were performing the said act and its location is clear enough to show that they had intentionally done so in order to violate the law of the land and in order to outrage the religious feelings of Muslim community.

Dawn, Karachi, March 3, 1986

Accord on Qadiani Ordinance

From Our Correspondent

JHANG, March 2: An agreement between the Government and Majlise Khatame Nabuwat has been reached for the enforcement of the Qadiani Ordinance in accordance with the wishes of people, said Malik Khuda Bux Tiwana, Provincial Minister for Auqaf, while addressing the 24th Fateh Mubahala conference at Chiniot yesterday.

He said that a committee is being set up to implement the ordinance and five representatives of Majlise Khatme Nabuwat would be included in the committee for the recovery of missing Maulana Mohammad Aslam Qureshi.

He said that four-member investigating committee has been set up and it will submit its report within four months.

He further said that the government had not banned Qadianis. However, some restrictions had been imposed concerning use of Islamic terms. Assuring the acceptance of the demands forwarded by the Majlise Khatame Nabuwat, the Minister said that the Qadianis will not be allowed to join the Muslim League.

Lecture on 'Jesus in Islam'

A lecture on 'Jesus in Islam' was organized by the Ahmadiyya Muslim Association (UK) at Cambridge University last week. Rev. David Thomas presided over the meeting.

The Head of the Ahmadiyya Muslim Community, Hazrat Mirza Tahir Ahmad gave a detailed account of the life of Jesus according to the New Testament and the Holy Qu'ran.

He also explained the Jewish, the Christian, the general Muslim view as well as the Ahmadiyya Muslim point of view of the crucifixion of Jesus Christ.

The meeting was attended by some 200 students of different nationalities and faiths. The meeeting ended with silent prayers.

یہ ممکن ہی نہیں

مکرم برادرم پروفیسر ناصر احمد صاحب قریشی جو اس وقت سکھر جیل میں محصور ہیں اور جنہیں حکومت پاکستان کی طرف سے سزائے موت سنائی جا چکی ہے، ماہ مارچ میں حضور کی خدمت میں ایک نظم لکھ کر بھجوائی جو ہدیہ قارئین کی جا رہی ہے۔ گزشتہ شمارہ میں بھی ان کی ایک نظم دی جا چکی ہے۔

بیل کچھ دیر رہے سایہ فگن ممکن ہے
بعد اس کے نہ سحر ہو۔ تو یہ ممکن ہی نہیں

بھر کے لے کیوں سوختہ دل ممکن ہے
صبر میں آئے جو لغزش تو یہ ممکن ہی نہیں

میں جلا پروانہ سر جو جلیں ممکن ہے
مجھکو شمع سے ہٹا لیں تو یہ ممکن ہی نہیں

جسم کو میرے مٹا ڈالیں تو یہ ممکن ہے
روح کو میری مٹا دیں تو یہ ممکن ہی نہیں

کم ظرف دور ہے کچھ دیر رہے ممکن ہے
ابر رحمت سے ہوں مایوس یہ ممکن ہی نہیں

حسرتیں توڑ دیں دم دار پہ یہ ممکن ہے
ہم لرز جائیں سر دار یہ ممکن ہی نہیں

نقش جبر یہ مٹا ڈالیں تو یہ ممکن ہے
نام تا حشر کا مٹا ڈالیں یہ ممکن ہی نہیں